21413 ـ طلاق کے متعلق سوالات

سوال

1 ـ یورپ میں جو علیحدگی معروف ہے کیا وہ اسلام میں جائز ہے ؟
ایك مسلمان شخص اور اس کی بیوی یورپ میں اپنے بچوں سمیت رہائش پذیر ہیں، اور حقیقی طور پر طلاق کا سوچ رہے ہیں، ایك شخص نے ان کو تجویز دی کہ پہلے وہ دونوں علیحدہ ہو جائیں خاوند قریب ہی کہیں دوسری جگہ رہائش اختیار کر لے، اس لیے کہ ابھی وہ دونوں شادی کے بندھن میں ہیں اس لیے ا سکا کسی بھی وقت گھر آنے میں کوئی مشکل نہیں ہوگی، اور اس طرح وہ اپنے خاندان پر ہر اعتبار سے خرچ بھی کر سکے گا.
2 ـ پہلی طلاق کی عدت کب ختم ہو گی ؟ آیا تیسرا حیض ختم ہونے کے بعد یا کہ چھوتھا حیض شروع ہونے کے وقت ؟
3 ـ عدت کے دوران عورت کیا کچھ کر سکتی ہے، جو طلاق پر اثرانداز نہ ہو، مجھے یہ علم ہے کہ جنسی تعلقات قائم کرنے تو اثرانداز ہوتے ہیں، لیکن بوس و کنار کے بارہ میں کیا حکم ہے آیا یہ بھی اثرانداز ہوتا ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اما بعد:

پہلے سوال کا جواب تو حالت مختلف ہونے کی بنا پر جواب بھی مخلتف ہوگا:

چنانچہ اگر اس فعل سے مراد تعلقات میں جو خرابی پیدا ہوئی ہے اس کی حدت میں کمی کرنا ہے، اور اس کے بعد حالات صحیح ہونے کی صورت میں دوبارہ واپس آ جائے یا پھر وہ ایك دوسرے سے دور رہنے کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں ان پر اور اولاد پر کیا اثرات پڑتے ہیں تا کہ کوئی فیصلہ کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوں، اور وہ اس مؤقت دوری پر راضی ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں.

لیکن اگر انہوں نے یہ فیصلہ اور ایك دوسرے سے علیحدگی بغیر طلاق کے کیا ہے تو کہا جائیگا کہ: اس علیحدگی کی بنا پر عورت کا جو حق فوت ہو رہا ہے اگر عورت اس سے دستبردار ہو جاتی ہے، اور خاوند بھی اس کے حقوق سے دستبردار ہو جاتا ہے، اور وہ دیکھتے ہیں کہ ان دونوں اور بچوں کی مصلحت بھی اسی میں ہے، اور پھر جہاں عورت اور اس کی اولاد رہتی ہے وہ پرامن ہے ضائع ہونے کا کوئی خدشہ نہیں تو پھر ان شروط کے ساتھ جائز ہے.

لیکن اگر عورت معاشرت زوجیت کی محتاج ہے، اور خاوند اسے نہیں کرنا چاہتا، یا پھر یہ خدشہ ہو کہ اس سے کوئی ایسی چیز پیدا ہو جائیگی جس سے عورت کی عفت و عصمت میں شك پیدا کر دیگی اور اس طرح کا کوئی سبب ہو تو وہ اسے طلاق دے دے، اور اپنی اولاد کے اخراجات برداشت کرتا رہے.

واللہ اعلم.

دوسرا سوال:

اس مطلقہ عورت کی عدت جسے حیض آتا ہو، اور خاوند نے اس سے دخول بھی کیا ہو اور وہ حاملہ نہ ہو اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے:

اکثر اہل جن میں معاصر علماء مثلا شیخ ابن باز اور شیخ ابن عثیمین رحمہم اللہ وغیرہ شامل ہیں نے راجح یہی قرار دیا ہے کہ تین حیض ختم ہونے سے عدت ختم ہو جائیگی، لہذا جیسے ہی تیسرا حیض ختم ہوا اس کی عدت ختم ہو جائیگی.

کبار صحابہ کرام مثلا عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب، ابن مسعود رضی اللہ عنہم کا قول یہی ہے، اور ابن قیم رحمہ اللہ نے ابو بکر اور ابو موسی رضی اللہ عنہم وغیرہ سے یہی نقل کیا ہے.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (3 / 310) اور فتاوی الطلاق فضیلۃ الشیخ ابن باز (193) اور جامع احکام النساء (4 / 243).

تیسرا سوال:

رجعی طلاق والی عورت کے لیے اپنے خاوند کے سامنے آنا اور اس کے لیے خوبصورتی اختیار کرنا اور خوشبو وغیرہ لگانا جائز ہے، اور اسے خاوند سے بات چیت کرنا اور اس کے ساتھ بیٹھنا اور ہر کام کرنا جائز ہے صرف جماع یا جماع کے دواعی کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ تو رجوع کے وقت ہوتے ہیں "

الشیخ ابن عثیمین.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (3 / 310).

اس لیے اگر خاوند نے اپنی بیوی کا بوسہ لیا یا اس کو اپنے ساتھ لگایا اور اس میں وہ رجوع کی نیت رکھتا ہو تو بغیر کسی اختلاف کے رجوع صحیح ہے، اور اگر رجوع کی نیت نہ رکھے تو پھر بعض علماء کرام اسے جائز سمجھتے ہیں کیونکہ وہ اس کی بیوی ہے، لیکن اس سے رجوع حاصل نہیں ہوگا.

اور بعض علماء کرام کا خیال ہے کہ بوس و کنار اور اپنے ساتھ لگانا وغیرہ جماع کے دوسرے ابتدائی کام کرنے سے اگر وہ رجوع کی نیت نہیں رکھتا تو گنہگار ہوگا.

اس لیے احتیاط اسی میں ہے کہ ایسا اسی وقت کرے جب رجوع کرنے کی تصریح کر لے، مثلا وہ اپنی بیوی کو کہے میں نے تجھ سے رجوع کر لیا، اور اس پر دو مسلمان گواہ بھی بنائے اور ان کے سامنے کہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی فلاں بیوی سے رجوع کر لیا ہے، پھر مباح کام میں سے جو چاہے کر لے "

دیکھیں: سبل السلام (2 / 267).

واللہ اعلم .